



سوال

بینکوں کے ذریعے سرمایہ کی منتقلی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ایک مسلمان کے لیے ان بینکوں کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے جو سرمایہ پر سود دیتے اور قرض پر سود لیتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنا سرمایہ کسی ایسے بینک میں رکھے جو اسے سالانہ معین مقدار میں سود دیتا ہو اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ سود ادا کرنے کی شرط پر کسی بھی بینک سے قرض لے لے مثلاً یہ کہ جب وہ بینک کا سرمایہ واپس کرے گا تو اس سے پانچ فی صد سود بھی ادا کرے گا۔ یہ دونوں صورتیں کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل کے عموم میں داخل ہیں جو سود کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ واللہ اعلم!

جہاں تک سود کے بغیر بینکوں میں اپنا سرمایہ محض بطور امانت رکھنے کی بات ہے تو اگر آدمی مجبور و مضطر نہ ہو تو پھر جائز نہیں کیونکہ یہ بینک مالکان کے ساتھ سودی معاملات میں تعاون ہوگا اور اللہ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنَ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ذَلَّتْ عَنَّا عَلَى الْإِثْمِ وَالضُّلُومِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

اور اگر کوئی شخص بینکوں میں اپنا سرمایہ رکھنے کے لیے مجبور ہو تو پھر ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ ایک بینک کے ذریعے دوسرے بینک میں سرمایہ کی منتقلی میں کوئی حرج نہیں خواہ منتقلی کی خدمات سرانجام دینے والا بینک سرچارج وصول کرے کیونکہ یہ سرچارج درحقیقت منتقلی کے کام کی اجرت ہوتی ہے۔

حدامہ عنہی واللہ اعلم بالصواب



ج 2 ص 516

فتویٰ کمیٹی